Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۹

جلد ۴۲-۷۷ | جمعہ ۲۳ شعبان ۱۴۱۲ھ ۲۸ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۲۸ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۹

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقویتِ ایمان کی بڑی ضرورت ہے۔ بغیر ایمان کے اعمال مثلِ مُردہ کے ہوتے ہیں۔ ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتے ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اس عمل کی شان ہوگی تو کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمزوری کے دیکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے۔ ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اس سے ڈرتا ہے۔ پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اس سے کیوں نہ ڈرے؟ غرضکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸۴)

"گناہوں کے مؤاخذہ کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا سنّت اللہ میں یہ داخل ہے یا نہیں؟ وہ ہمیشہ سے مؤاخذہ کرتا آیا ہے۔ گناہ خواہ از قسم صغائر ہوں یا کبائر اس کا مؤاخذہ ضرور ہوتا ہے۔ اور انسان خود اپنی فطرت میں غور کرے کہ کیا وہ اپنے ماتحتوں اور متعلقین سے کوئی مؤاخذہ کرتا ہے یا نہیں۔ جب اُن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور وہ کوئی خطا کرتے ہیں۔ یہ فطرتی تفتیش اس بات پر ایک حجّت اور گواہ ہے اور یہ بابت کہ شرک کو نہیں بخشتا۔ اگر ایک ایک گناہ پر یہ سوال ہو تو پھر بہت بڑی وسعت دے کہ اس سوال کو یوں کہنا پڑے گا کہ وہ ہر قسم کے گناہ کیوں معاف نہیں کر دیتا۔ سزا دیتا ہی کیوں ہے؟"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۳)

تمہارا مطمح نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہونا چاہیئے

اقتباس از خطاب فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی بیکار آدمی تھا۔ اس کی گذارے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اس نے کسی سے مشورہ لیا۔ تو اس نے اسے کہا کہ یہاں میلہ لگا کرتا ہے تم اس میلہ پر ایک خیمہ لگا دینا اور اس خیمہ کے اندر بے شک گوبر کا ڈھیر لگا دینا اور باہر ڈگڈگی بجا کر اعلان کرنا کہ بڑا عمدہ تماشہ ہے اور روپیہ ٹکٹ لگا دینا لیکن یہ نہ بتانا کہ اندر کیا ہے۔ جو ایک دفعہ اندر جائے گا۔ وہ دوسروں کو بھی ضرور بلائے گا۔ چنانچہ اس نے اس مشورہ پر عمل کیا اور ایک خیمہ لگا کر اس کے اندر گوبر رکھ دیا۔ خیمہ کے باہر کھڑے ہو کر اس نے ڈگڈگی بجا کر یہ اعلان کرنا شروع کر دیا۔ کہ اندر بڑا اچھا تماشہ ہو رہا ہے۔ لوگوں نے بھی خیال کیا کہ جب ایک روپیہ ٹکٹ ہے تو تماشا بھی اچھا ہوگا۔ چنانچہ بعض لوگ ٹکٹ لے کر خیمہ کے اندر گئے لیکن وہاں انہوں نے تماشا کی بجائے گوبر پڑا دیکھا تو بہت شرمندہ ہوئے۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ دوسرے لوگ ہمارے متعلق کیا خیال کریں گے چنانچہ اپنی شرمندگی کو چھپانے کے لئے انہوں نے بھی باہر نکل کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ بڑا اچھا تماشا ہے۔ ان کی باتوں سے متاثر ہو کر دس بارہ آدمی اور اندر گئے۔ وہ بھی گوبر دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے اور اپنی اس شرمندگی کو چھپانے کے لئے انہوں نے بھی

باقی صفحہ ۵ پر

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور درخواست دعا

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے مورخہ ۲۶ فروری کو جو اطلاع بھجوائی ہے۔ وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔
حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ حرم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ جو مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے دی ہے یہ ہے کہ

"حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کو یرقان کی تکلیف بدستور ہے اور امید ہے۔ کہ آج ڈاکٹر صاحبان اس رکاوٹ کو جس کی وجہ سے یرقان ہے، بائی پاس کرنے کے لئے ایک معمولی سا PROCEDURE (طبّی عمل) کریں گے اور اللہ نے چاہا تو اس سے یرقان دُور ہوگا۔ اور اس کی وجہ سے صحت کی بحالی میں جو تعطّل پیدا ہوا ہے وہ بھی ختم ہو سکے گا۔ (اللہ نے چاہا تو) لیکن اصل بیماری کا جڑ سے اکھیڑا جانا ایک الگ مسئلہ ہے جس کے لئے اچھی دعاؤں اور ہر ممکن انسانی کوشش کے ذریعہ جدوجہد جاری رکھنی ہوگی۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی پُرخلوص اور پُردرد دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بیماری کے ہر بد اثر کو مٹا دے اور فضل فرمائے۔ وہی شفا دینے والا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم نعیم اللہ خان صاحب ملہی ولد مکرم چوہدری حفیظ اللہ خان صاحب اشرف کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت روبینہ بھٹی صاحبہ بنت مکرم چوہدری سارنگ خان صاحب بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر ۱۴ نومبر ۹۱ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۵ نومبر کو مکرم چوہدری حفیظ اللہ خان صاحب اشرف نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش   ۲۸۔ فروری ۱۹۹۲ء

ایک فائدہ مند ہدایت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو جو ہدایات وقتاً فوقتاً جاری فرماتے رہتے ہیں ان پر پوری توجہ سے عمل کرنا ہی ہر احمدی کے لئے فائدہ مند ہے۔ عام افراد جماعت کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جو ہدایات کارکنان اور جماعتی عہدیداروں کو عطا فرماتے رہتے ہیں وہ بھی بے حد قیمتی اور کار آمد ہوتی ہیں۔

دراصل ان ہدایات کی اہمیت یہ ہوتی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مختلف دفاتر میں قبل از امامت مختلف سطحوں پہ خدمتِ دین کا جو کام کیا ہے اس کے نتیجہ میں آپ کی نظر ہمیشہ گہرائی تک پہنچتی ہے۔ اور زیرِ آب موتی چن کر سامنے لے آتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ نصائح بے حد قیمتی اور کار آمد ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک جو تازہ ہدایت ہمارے علم میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی تربیتی معاملات پر رپورٹ بھیجی جائے تو صرف یہ بات بیان کرنا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری بہت اچھی ہے۔ نمازوں کا التزام ہو رہا ہے۔ درس کا سلسلہ جاری ہے وغیرہ۔ یہ باتیں اپنی جگہ پر خوشکن بے شک ہیں لیکن حقیقی رپورٹ اور حقیقی کارکردگی ان باتوں سے سامنے نہیں آتی۔ بلکہ حقیقی متحرک اور فعّال کارکردگی کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب ایسے اعداد و شمار سامنے ہوں کہ اتنے احباب "بیت الذکر" سے عادی غیر حاضر تھے۔ اور اتنا عرصہ گذرنے کے بعد ان میں اتنی کمی ہو گئی ہے۔ تو پھر کارکردگی حقیقی فعّال محسوس ہو سکتی ہے۔ یا یہ لکھا جائے کہ اتنے احباب عادی نا دہند ہیں۔ اور اس سال ان سے اتنا چندہ موصول ہو گیا ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ رپورٹوں میں جب تک ماضی کی کمزوریوں کا ذکر نہ ہو اور حال میں ان کے ازالے کے نتائج کا ذکر سامنے نہ آئے تب تک یہ رپورٹیں اپنی حقیقی ضرورت کو پورا نہیں کرتیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد بلا شبہ بے حد اہم ہے اور جماعتی تنظیم کے ایک ایک کونے سے حضور ایدہ اللہ کی گہری بصیرت کا آئینہ دار ہے۔ ہمارے عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اس ہدایت پر پوری توجہ سے عمل کریں۔ اور اس کے مطابق اپنی رپورٹوں کو مزید جامع اور حسین بنا کر پیش کریں تا کہ جماعت میں بیداری کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

اپنے غم سے تو بہت مسرور ہے
دوسروں کے غم کو بھی اپنا بنا
کارگر ہوگی تری دعوت کی بات
کوششوں کو پھل لگائے گا خدا

ابوالاقبال

یادوں کی گذر گئیں سپاہیں
تکتی رہیں دُور سے نگاہیں

فرقت کے برس رہے ہیں پتھّر
خطرے میں ہیں انتظار گاہیں

پت جھڑ سے حساب مانگتی ہیں
پیڑوں کی خزاں رسیدہ باہیں

پھولوں کا سُکڑ گیا ہے سینہ
خوشبوؤں کی چھن گئیں پناہیں

تاریخ سے محوِ گفتگو ہوں
امکان پہ نصب ہیں نگاہیں

صحرائے نجف ہے اَور مَیں ہوں
اللہ کہاں ہیں میری باہیں

شہروں نے نگل لیا زمیں کو
راہوں سے بچھڑ گئی ہیں راہیں

حیرت سے قلم کو تک رہی ہیں
کاغذ کی پھٹی ہوئی نگاہیں

ہونا تھا جو ہو چکا ہے مضطرؔ
اب چین سے عُمر بھر کراہیں

چوہدری محمد علی

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو دُعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دُعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دُعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہیئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نہایت تضرّع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دُعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جائے اس وقت دُعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت عمرؓ (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

پس میں خدام الاحمدیہ سے کہتا ہوں کہ یہ تینوں قسم کی دیانتیں لوگوں کے اندر پیدا کرو۔ جس کا ذریعہ تمہارے پاس موجود ہے۔ چونکہ نوجوانوں کی باگ تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہے تم نوجوانوں میں قومی دیانت بھی پیدا کرو۔ تم نوجوانوں میں تجارتی دیانت بھی پیدا کرو اور تم نوجوانوں میں اخلاقی دیانت بھی پیدا کرو۔

تجارتی دیانت کے معنے صرف تجارت اور لین دین کے معاملات میں ہی دیانتدارانہ ذریعہ اختیار کرنے کے نہیں بلکہ نوکری بھی اسی میں شامل ہے۔ کیونکہ نوکر اپنا وقت دوسرے کو دیتا ہے۔ پس جس طرح ہر تاجر کا فرض ہے کہ وہ تجارت میں دیانتداری سے کام لے۔ اسی طرح ہر ملازم کا بھی فرض ہے کہ وہ دیانتداری سے کام کرے دیانتدار نوکر کی ہر کوئی قدر کرتا ہے اور اسے بلا بلا کر رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ دیانتداری کے ساتھ کام نہیں کرتا تو اس کی قدر دلوں سے اٹھ جاتی ہے۔

پس قومی دیانت تجارتی دیانت اور اخلاقی دیانت اپنے اندر پیدا کرو۔

اخلاقی دیانت کے معنے یہ ہیں کہ باوجود اس کے کہ اپنے قول کی پیچ کرنے پر تم کو نقصان پہنچتا ہو اپنے قول کی پیچ کرتے ہوئے نقصان اٹھا کر بھی اپنے قول کو پورا کرو۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دو۔ ایک قصہ مشہور ہے جو ہماری ہی قوم کا ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری روایتیں بھی ہمارے ذریعے محفوظ نہیں۔ بلکہ انگریزوں کے ذریعے محفوظ ہیں۔ جب ہم مدرسہ میں پڑھا کرتے تھے اس وقت ریڈروں میں ایک یوسف ہسپانوی کا قصہ آتا تھا جو اخلاقی دیانت کی بہترین مثال ہے۔ یوسف سپین کا ایک مشہور تاجر اور رئیس تھا۔ ایک دفعہ کسی شخص نے اس کے اکلوتے لڑکے کو قتل کر دیا۔ یوسف کو اس کا علم نہیں تھا کہ اس کا لڑکا مارا گیا ہے۔ پولیس اس قاتل کے پیچھے بھاگی تو قاتل آگے بھاگا۔ دوڑتے دوڑتے وہ شخص اسی مکان کے اندر آگیا جہاں یوسف رہتا تھا اور اس سے کہنے لگا کہ مجھے پناہ دو۔ پولیس میرے تعاقب میں آرہی ہے۔ اسے معلوم نہ تھا کہ میں نے اسی شخص کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور یوسف کو بھی معلوم نہ تھا کہ یہ میرے بیٹے کا قاتل ہے۔ عربوں کا یہ ایک خاص قومی کیریکٹر ہے کہ جب کسی گھر میں کوئی شخص آکر ان سے پناہ کا طلبگار ہو تو وہ انکار نہیں کر سکتے اور اسے ضرور پناہ دے دیتے ہیں۔ یوسف نے بھی کہا بہت اچھا تم میری پناہ میں ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد پولیس والے آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یہاں کوئی شخص دوڑتے دوڑتے آیا ہے۔ وہ ایک شخص کا قاتل ہے اور ہم اسے گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ یوسف نے کہا یہاں تو کوئی نہیں۔ دراصل یوسف نے اسے ادھر ادھر کہیں کھسکا دیا تھا۔ اس طرح اس نے اپنی بات بھی سچی کر لی اور واقعہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا۔ چنانچہ پولیس واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ نوکر اس کے لڑکے کی لاش اٹھا کر پہنچ گئے اور انہوں نے کہا کہ اسے ابھی کسی شخص نے قتل کر دیا ہے۔ وہ اپنے لڑکے کی لاش دیکھتے ہی ساری حقیقت سمجھ گیا۔ اور بھانپ گیا کہ جس شخص کو میں نے پناہ دی ہے وہی میرے لڑکے کا قاتل ہے۔ مگر اس کے اندر کوئی لغزش پیدا نہ ہوئی اور اس نے پھر بھی پولیس کو یہ نہ بتایا کہ جس شخص نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے اسے میں نے فلاں جگہ چھپا رکھا ہے۔ جب لوگ ادھر ادھر ہو گئے تو وہ اس شخص کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ جس شخص کو تم نے مارا ہے وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ مگر چونکہ میں تمہیں پناہ دینے کا وعدہ کر چکا ہوں اس لئے میں تجھے کچھ نہیں کہتا بلکہ میں خود تجھے بھاگنے کا سامان دیتا ہوں۔ یہ میری اونٹنی لے اور یہ سامان اس پر لاد اور یہاں سے کسی دوسری طرف کو نکل جا۔ چنانچہ وہ اونٹنی پر سوار ہوا اور بھاگ کر کسی اور علاقے کی طرف نکل گیا۔ یہ اخلاقی دیانت ہے۔ اس میں اس کا اپنا کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان تھا مگر چونکہ وہ قول دے چکا تھا اور اس میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی بھی نہیں تھی۔ اس لئے اس نے اپنا قول نہ چھوڑا اور گو دوسرے شخص نے اس کے اکلوتے بیٹے کو مار دیا تھا مگر پھر بھی اس کی جان کو بچا دیا تو فردی دیانت بھی نہایت اہم ہوتی اور دلوں کو ہلا دیتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ذہانت پیدا کرنے کا پہلا ذریعہ محبت ہے چنانچہ دیکھ لو ماں کس طرح ہر وقت اپنے بچے کا فکر رکھتی ہے۔ اس کا یہ فکر ہی اس کی ذہانت کا موجب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کی ذہانت محدود ہوتی ہے اور ذہین شخص کی ذہانت وسیع ہوتی ہے ورنہ بیوقوف شخص بھی بعض دفعہ ایسے معاملات میں آکر بڑا ذہین بن جاتا ہے۔ جس میں اس کا ذاتی فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ ذہین نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس کی ذہانت محدود اور وقتی ہوتی ہے۔ اس طرح ماں بھی اپنے بچے کے متعلق بڑی ذہانت سے کام لیتی ہے اور اس کی ہر ضرورت کا فکر رہتی ہے۔ لیکن اس کی یہ ذہانت محدود ہوتی ہے۔ بہرحال ذہانت یا محبت سے پیدا ہوتی ہے یا خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ خوف کے وقت بھی انسانی ذہن خوب تیز ہو جاتا ہے۔ یا پھر تجربہ سے انسانی ذہن تیز ہو جاتا ہے۔ یہی چند امور ہیں جن کا ذہانت کے پیدا کرنے میں بہت بڑا دخل ہے۔ مگر جو محدود ذہانت ہو اس کا کسی خاص پہلو میں تو فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر باقی امور میں نہیں۔ ایسا شخص گو اپنے فائدہ یا اپنے بچے کے فائدہ کے لئے بڑی ذہانت کا ثبوت دے گا مگر قوم کے لئے وہ مفید نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس کی ذہانت محدود ہے۔ انہی محدود ذہنوں میں سے میں نے ماں کو پیش کیا ہے۔ وہ عام طور پر اپنے بچہ کے متعلق ایسی ایسی فکریں رکھتی ہے کہ دوسرے حالات میں ویسی فکریں انسان کو نہیں سوجھ سکتیں۔ وہ بعض دفعہ اپنے بچہ کے متعلق اتنا سوچتی ہے کہ کہتی ہے میں دس سال کے بعد یہ کروں گی۔ اور وہ کروں گی۔ تو اس ذہانت کی محرک محبت ہے۔ اسی طرح کبھی خوف ذہانت کا محرک ہو جاتا ہے۔ میں اس وقت جس ذہانت کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ وہ عام ذہانت ہے۔ محبت بے شک پہلی چیز ہے جو ذہانت پیدا کرتی ہے۔ مگر یہ محبت تو ایمان پہلے ہی پیدا کر رہا ہے اور خصوصاً جب قومی کاموں میں نوجوان حصہ لیں گے اور قومی روح اپنے اندر پیدا کریں گے جس کا پیدا کرنا میں ان کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرار دیتا ہوں۔ تو لازماً محبت ہی پیدا ہو گی اور محبت کے نتیجہ میں جو ذہانت پیدا ہوتی ہے وہ بھی ان میں رونما ہو گی۔ مگر دوسرا حصہ ذہانت کا سزا سے مکمل ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہر ممبر سے یہ اقرار لے کہ اگر اس نے اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت کی یا کوتاہی سے کام لیا تو وہ ہر سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ اور خدام الاحمدیہ کے ممبران کا فرض ہے کہ وہ خود اس کے لئے سزا تجویز کریں۔ اگر وہ سزا بھگتنے کے لئے تیار نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل رہنے کے قابل نہیں۔ اور اگر وہ سزا بھگت لے گا تو یقیناً وہ اگلی دفعہ پہلے سے زیادہ اچھا کام کرے گا۔ اگر کوئی اس پر معترض ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کیوں سزا دی جاتی ہے تو اسے کہنا چاہئے کہ کیوں اس نے محبت کے جذبے کے ماتحت پہلے ہی کام ٹھیک نہ کیا۔ اگر وہ محبت کامل سے کام لیتا تو اس کے کام میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوتی۔ اور اسے سزا بھی نہ ملتی۔ مگر جب محبت والا ذریعہ اس نے چھوڑ دیا اور محبت کی کتاب سے اس نے سبق نہیں لیا۔ تو اب ضروری ہے کہ اسے سزا کی کتاب سے سبق دیا جائے بہرحال اگر وہ سبق قیمتی ہے جس کے سیکھنے کے لئے وہ اس مجلس میں شامل ہوا تھا۔ تو جائز ذریعہ بھی اس کے لئے اختیار کیا جائے تو اچھا ہے اور اگر سبق اچھا نہیں تو پھر اس کے لئے کسی قربانی کی ضرورت نہیں۔ خواہ وہ کس قدر معمولی اور حقیر کیوں نہ ہو۔ تو خدام الاحمدیہ کو نوجوانوں کے اندر ذہانت پیدا کرنی چاہئے۔ میں ذہانت پیدا کرنے کے ذرائع بتانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ صرف ایک بات ہے جس کے لئے انہیں تیار رہنا چاہئے۔ اور وہ یہ کہ جب کسی سے کوئی قصور سرزد ہو تو وہ اس کی سزا برداشت کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہے کیونکہ اس کے بغیر کبھی ذہانت پیدا نہیں ہو سکتی جب یہ ذہانت کسی انسان کے اندر پیدا ہو جائے تو پھر اس کا علم اور ترقی کرتا ہے۔ اور جب انسان بہت زیادہ ذہین ہو جاتا ہے تو اس کا علم لدنی بڑھنے لگتا ہے۔ کتابی علم صرف کتابیں پڑھنے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون۔ سین

امریکی امداد

امریکہ کے صدر جارج بش نے ۱۲۷ ملین ڈالر سے زیادہ کی امداد ہندوستان کے لئے تجویز کی ہے۔ یہ امداد ہندوستان کو ۱۹۹۳ء کے لئے ملے گی۔ بجٹ میں جو صدر بش کی تجویز شامل ہے اور جس پر یکم اکتوبر کو شروع ہونے والے سیشن میں بحث ہوگی۔ وہ ۲۴٫۵ ملین ڈالر ترقیاتی پروگراموں کے سلسلے میں ہے۔ اسی طرح صدر نے ۳،۴۵،۰۰۰ ڈالر عالمی فوجی تعلیم اور تربیت کے پروگرام کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ امداد دونوں ملکوں کیلئے خاصی مفید ثابت ہوگی۔ اسی طرح پی۔ ایل۔ ۴۸۰ ٹائٹل دوئم یعنی ایمرجنسی اور انسانی ہمدردی کے پروگراموں کے لئے جن میں خوراک خاص طور پر شامل ہے صدر بش نے ۴۱٫۷۷ ملین ڈالر کی امداد دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ اور اسی طرح ٹائٹل سوئم کے ماتحت ۲۵ء۲ ملین ڈالر دیئے جانے کا امکان ہے۔ یہ دوئم اور سوئم قسم کی امداد گذشتہ سال بھی سامنے آئی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ حکومتوں کے آپس کے رابطے اور تعلق کار کے سلسلے میں جو پروگرام بنائے جاتے ہیں ان میں کام آتی ہے۔ اس میں زراعت کا حصہ بھی شامل ہے۔ اور دفتری ضروریات کا بھی۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ۱۹۹۳ء کے لئے صدر بش نے کسی امداد کی تجویز پیش نہیں کی۔ چاہے وہ اقتصادی ہو یا فوجی۔ ہندوستان کے علاوہ برصغیر کے جن دیگر ممالک کی امداد تجویز کی گئی ہے ان میں بھوٹان اور مالدیپ شامل ہیں۔ اور اسی طرح بنگلہ دیش بھی۔ نیپال کو بھی امداد دیئے جانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ سری لنکا بھی ان ممالک میں شامل ہے۔ جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے اسے ترقیاتی پروگراموں کے لئے ۶٫۵ ملین ڈالر کی مدد حسب معمول ملتی رہے گی۔ یہ وہ مدد ہے جو افغان حکومت سے اجازت لئے بغیر افغانیوں کو دی جا سکے گی۔

کویت میں چھوڑا ہوا روپیہ

خلیج کی جنگ کے موقعہ پر اکثر غیر ملکی کویت چھوڑ کر اپنے اپنے ملک واپس چلے گئے تھے۔ اور اس واپسی کے وقت وہ اپنا بہت سامال واسباب اور بینکوں میں جمع رقوم وہیں چھوڑ آئے تھے ان میں پاکستانیوں کی بھی ایک خاصی بڑی تعداد تھی اب ایک بنک نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کا کویت کے بنکوں میں روپیہ موجود ہے وہ پاکستانی بنکوں کے ذریعے کویت کے بنکوں سے روپیہ کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ یہ روپیہ چیک کے ذریعے بھی نکلوایا جا سکتا ہے۔ یہ چیک کویتی بنکوں کے نام بنائے جانے چاہئیں اور جو سرکاری طور پر روپیہ حاصل کرنے کے لئے ڈیلر مقرر کئے جائیں گے وہ ان چیکوں کو مجموعی طور پر وصول کر کے انفرادی طور پر تقسیم کریں گے۔ خطوط کے ذریعے بھی کویت کے بنکوں سے روپیہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو روپیہ کویت سے اس طرح حاصل کیا جائے گا۔ اسے پاکستانی کرنسی میں تبدیل کر کے روپے کی صورت میں بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کسی کا فارن کرنسی میں اکاؤنٹ موجود ہے تو اسے فارن کرنسی اکاؤنٹ میں بھی ڈالا جا سکتا ہے۔ سٹیٹ بنک نے اپنے بنکوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عوام الناس کی ہر ممکن مدد کرنے کے لئے تیار رہیں تاکہ وہ کویت سے اپنا جمع شدہ روپیہ حاصل کر سکیں۔ جہاں تک اس روپیہ کے حصول کا سوال ہے ویسے تو ہر شخص جو کویت سے واپس آیا ہے اسے فوری طور پر روپے کی ضرورت ہوگی لیکن اگر ایسا نہ بھی ہو روپیہ بہر حال جلد از جلد نکلوا لینا چاہیئے۔ اب زیادہ آسانی سے روپیہ نکلوایا جا سکتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اس روپے کو زیادہ دیر تک بنکوں میں رہنے دیا جائے۔ اور پھر کسی وقت نکلوانے کی کوشش کی جائے

سیّدہ عابدہ حسین کی باتیں

مسز سیدہ عابدہ حسین پاکستانی سفیر برائے امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے اپنا نیوکلیئر اسلحہ کا پروگرام بند کر دیا ہے۔ آپ جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے ایک فورم میں تقریر کر رہی تھیں آپ نے کہا مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ایک ایسے ملک کی نمائندگی کر رہی ہوں جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ سچ بولے گا۔ اگر آپ ملکی حفاظت کے پیش نظر سچ سے کنی کترائیں تو میں صرف یہ کہوں گی کہ یہ ایک اخلاقی نکتہ ہے اور گفتگو کرنے کا ایک اخلاقی زاویہ۔ اور میں یہ سمجھوں گی کہ آپ کو اس بات کا حق حاصل ہے دنیا کے بیشتر ممالک سمجھتے ہیں کہ جو ان کے لئے اخلاقی طور پر درست ہے وہ یہی بات ہے لیکن یہ سب کچھ کہنے کے بعد میں یہ کہوں گی کہ میں اس بات پر فخر محسوس کرتی ہوں کہ میں ایک ایسے ملک کی نمائندہ ہوں جس نے سچ بولنے کا عہد کیا ہے۔ ان کی باتوں سے یہ بھی جھلکتا تھا کہ پاکستان کو اپنے اوپر خاصا اعتماد ہے اور پاکستان نے صحیح رنگ میں اپنے اوپر اعتماد پیدا کرنے کی فضاء قائم کی ہے۔ کیونکہ ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو حقیقت ہے۔ انہوں نے سمپوزیم کے شرکاء کو بتایا کہ پاکستان نہایت سنجیدگی کے ساتھ بھارت کے ساتھ گفت و شنید میں مصروف ہے تاکہ دونوں اس معاہدے پر دستخط کر دیں جس سے نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔ اگر بھارت میز پر آسکے اور وہ اس بات کا عہد کرے کہ وہ ایسا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے تو ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم تو پہلے ہی ایسے اسلحہ کے پھیلاؤ کے خلاف ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم جنگیں تو لڑنا نہیں چاہتے کیونکہ ہم دونوں خودکشی کے قائل نہیں ہیں۔ نہ ہی ہم دنیا کو خطرات میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ آپ نے مغربی دنیا کو یہ بھی اپیل کی کہ وہ بنیاد پرستی سے کسی قسم کا خوف نہ کھائے۔ کیونکہ اسلامی دنیا آپس میں اتنی بٹی ہوئی ہے کہ ان کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ اکٹھے ہو کر کسی کو نقصان پہنچائیں گے۔

یوجین بلیک

یوجین بلیک جنہوں نے ورلڈ بنک کا پریذیڈنٹ ہونے کی حیثیت سے پاکستان اور بھارت کے درمیان ۱۹۶۰ء میں سندھ کے دریا کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل کروایا تھا وہ ۹۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ انہیں گردوں کی تکلیف تھی اور ان کی وفات غنودگی میں واقع ہوگئی جس بنک کے وہ سربراہ تھے۔ اس کا پورا نام انٹرنیشنل بنک فار ری کنسٹرکشن اینڈ ڈیولپمنٹ آئی۔ بی۔ آر۔ ڈی تھا انہوں نے اس بنک کی سربراہی ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۲ء تک کی۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۰ء تک یوجین بلیک نے بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کے ساتھ مل کر کام کیا اور دریائے سندھ کے منبع کے بارے میں پیدا ہونے والے مسائل حل کرنے کی کوشش کی اور اس طرح ایشیاء کے ان دو ہمسایہ ملکوں میں پانی کا فیصلہ کرا کر یہ مسئلہ حل کر دیا۔ بلیک کو یہ اعزاز جاتا ہے کہ انہوں نے ۴۵ ملکوں کی مدد سے ۸٫۳ بلین ڈالر اور ۸۰ اراکین کے ۲۰٫۵ بلین ڈالر کے اس بنک کو شروع کیا۔ اس بنک کی شاخیں انٹرنیشنل فنانس کمیشن اور انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن وجود میں آئیں۔ مسٹر بلیک کی وفات لانگ آئی لینڈ میں ساؤتھمپٹن کے مقام پر ہوئی۔ یہاں وہ ۱۹۶۲ء سے قیام پذیر تھے۔

نیوکلیئر صلاحیت

پارلیمنٹ ہاؤس چیمبر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے منسٹر آف سٹیٹ برائے امور خارجہ نے کہا کہ اگرچہ پاکستان نے نیوکلیئر کی پیداوار کی بعض صلاحیتیں حاصل کر لی ہیں لیکن پاکستان نیوکلیئر اسلحہ تیار نہیں کر رہا۔ اس کے پاس نیوکلیئر اسلحہ کی ترکیب بھی نہیں ہے اور جہاں تک اس کی خواہشات کا تعلق ہے پاکستان ایسا کوئی اسلحہ تیار کرنا بھی نہیں چاہتا۔ لیکن اس بات پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں تک ایسا کرنے کے حق کا سوال ہے وہ یک طرفہ طور پر اس حق سے کسی صورت میں بھی دست بردار نہیں ہونا چاہتے۔

اس پریس کانفرنس کو منسٹر آف سٹیٹ نے بتایا کہ نہایت اعلیٰ سطح پر سیاسی فیصلے کئے جا چکے ہیں کہ اس صلاحیت کو ہم صرف امن مقاصد کے لئے استعمال کریں گے۔ اور اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ ان سیاسی فیصلوں کی خلاف ورزی کی جائے اس بات کو دہراتے ہوئے کہ پاکستان کا نیوکلیائی پروگرام صرف اور صرف امن مقاصد کے لئے ہے۔ منسٹر آف سٹیٹ نے ایک دفعہ پھر بھارت سے اپیل کی کہ وہ پاکستانی تجاویز کا مثبت جواب دے اور اس طرح نیوکلیائی اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے میں مدد دے۔ اس تجویز کا خاص طور پر جنوبی ایشیا سے تعلق ہے۔ منسٹر آف سٹیٹ نے اس بات پر افسوس کا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعید احمد سعید ۔ بوساطت وکیل الدیوان

واقفین نو۔ تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

تربیتِ اولاد کے لحاظ سے موجودہ دور بہت نازک دور ہے۔ نت نئی دلچسپیاں، لالچ اور کھیل تماشے بچوں اور نوجوانوں کو دور لے جا رہے ہیں۔ یہ لہو و لعب انسانوں کو خدا سے غافل کر رہا ہے پس بہادری یہی ہے کہ ہر احمدی جو خدا کے دین سے محبت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ دنیاداری کی اس روش کے خلاف اٹھ کھڑا ہو اور اپنی عاجزانہ دعاؤں سے، محبت کے ساتھ نیک نصیحت سے اور اعمال صالحہ بجا لا کر اپنے اہل و عیال اور اپنے ہر زیرِ اثر ہر فرد کو خدا کے دربار میں لا کھڑا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"ماں باپ اور نظامِ جماعت ان بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کیلئے تیار ہو جائے۔ جو جماعت کی زندگی کی دوسری صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ براہ ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔" اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں

"بچوں کی تربیت ہم براہ راست نہیں کر سکتے اسلئے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس عمر (۷ سال سے کم عمر) کے بچوں کی تربیت کیلئے۔ ماں باپ کی تربیت کی جائے اور اس کے لئے ہم تنظیموں کے سپرد یہ کام کر سکتے ہیں۔ انصار اپنے ہاتھ میں لیں، خدام اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور لجنات اپنے ہاتھ میں لیں یہ پروگرام اور ان کا کام یہ نہیں ہے کہ ماں باپ کے بچوں کے معاملہ میں براہ راست دخل دیں بلکہ ایسے پروگرام بنائیں جو جلسوں کی شکل میں بھی ہوں اور کتب کی شکل میں بھی ہوں اور ان کا مطمح نظر یہ ہو کہ ہم نے ماں باپ کی تربیت کرنی ہے۔ کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کی تربیت کر سکیں اور ایسے پروگرام اس طرح بنانے چاہئیں کہ خشک نہ ہو بلکہ ان میں دلچسپی ہو......... اس عمر کے بچوں پر جو نقش آپ نے منقش کر دیئے اگر وہ جہنم میں لے جانے والے نقش ہیں تو بچوں سے ہی نہیں آپ سے بھی پوچھا جائے گا اور اگر ایسے نقش منقش کر دئے جو جنت کے رہنے والوں کے نقوش ہوتے ہیں تو پھر آپ بڑے خوش نصیب ہیں۔ کیونکہ آپ کی اولاد در اولاد در اولاد کی نیکیاں بھی آپ کے نام پر ہمیشہ لکھی جائیں گی اور آپ کے درجات کی بلندی کا موجب بنتی جائیں گی"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۶ء

اس ضمن میں حضورِ انور کا یہ ارشاد پیش نظر رہے۔

"ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔"

تحریکِ وقف نو کے تقاضوں کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقتاً فوقتاً جو ارشادات فرمائے ہیں ان کو

۱۔ رسالہ تحریکِ وقفِ نو وقفِ زندگی کی عظیم الشان تحریک۔

۲۔ رسالہ تحریکِ وقفِ نو اور ہماری ذمہ داریاں

۳۔ رسالہ تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

میں یکجا کر دیا گیا ہے تا والدین واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت ان ارشادات کی روشنی میں منظم کر سکیں اور جو ذمہ داریاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظامِ جماعت کے سپرد فرمائی ہیں وہ اپنی ذمہ داریوں کو ان ارشادات کی روشنی میں ادا کر سکیں۔

یہ رسالہ جات کتابچے مربیان کرام، نگران وقفِ نو اضلاع کے ذریعہ واقفین نو کے والدین میں کئی بار تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح سلسلہ کے اخبارات اور دیگر رسائل میں بھی تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں، اُمراء صاحبان، مربیانِ کرام بھی خطبات میں تربیت اولاد کے سلسلہ میں توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ حضورِ انور کے خطبات کی کیسٹیں بھی والدین تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اب ہم سب کا، والدین کا اور خصوصاً ذیلی تنظیموں کا فرض اوّلین ہے کہ ہم اس طرف خصوصی دعاؤں کے ساتھ عملی طور پر عمل پیرا ہوں حضور کے ارشادات کو بار بار پڑھیں اور سنیں اور عمل کریں اور خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ یہ پیارے واقفین دنیا کی قیادت (لیڈرشپ) سنبھالیں۔

اپنے پیارے امام کیلئے، اپنی پیاری جماعت کیلئے، اپنے لئے اور اپنی پیاری اولاد کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

اظہار کیا کہ بھارت نے پاکستان کی تجویز کو تسلیم نہیں کیا۔ حالانکہ اس وقت عالمی برادری اس کوشش میں ہے کہ نیوکلیائی اسلحہ کے پھیلاؤ کو ہر ممکن طریق سے روکا جائے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے منسٹر آف سٹیٹ نے کہا کہ ہم اپنی اس اہلیت کو کسی دوسرے ملک میں کسی صورت میں بھی تبدیل نہیں کرنا چاہتے اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نیوکلیائی طاقت کے پھیلاؤ کو روکنا چاہتے ہیں۔

یاد رفتگان ۔ مرزا خلیل احمد

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب

مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۲ء کے الفضل میں محترم چوہدری فتح محمد صاحب کی وفات کا پڑھ کر بہت صدمہ ہوا۔ ایک مخلص وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ محترم چوہدری صاحب کے نام سے تو کافی عرصہ سے شناسائی تھی۔ ان کو فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں دیکھا کرتا تھا۔ جماعتی بجٹوں کی تیاری میں موصوف بہت محنت کرتے تھے۔ اور سارا سارا دن ان بجٹوں پر بحث مباحثہ میں لگ جاتا۔ حساب کتاب ایک خشک سا موضوع ہے اس لئے عام طور پر حساب کتاب کے ماہرین کو خشک لوگ سمجھا جاتا ہے۔ بس یہی تاثر چوہدری صاحب کے بارے میں تھا۔ ان سے تفصیلی ملاقات کا موقعہ اس وقت میسر آیا جب خاکسار مکرم یوسف سہیل صاحب کی معیت میں محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی وفات کے سلسلہ میں ماہنامہ انصار اللہ کے خاص نمبر کی تیاری کے ضمن میں ان سے حضرت چوہدری صاحب کے بارے میں تاثرات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اس ملاقات میں ان کی دلچسپ شخصیت کے بہت سے پہلو سامنے آئے ہم صرف چند منٹ کے لئے گئے تھے۔ مگر انہوں نے ڈیڑھ دو گھنٹے تک ہمیں روکے رکھا سلسلہ کی تاریخ اور بزرگوں کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی زندگی کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں۔

اس کے علاوہ آپ نے ہمیں اپنے اور بہت سے غیر از جماعت احباب کے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں تاثرات بیان کئے کہ یہ سب لوگ چوہدری صاحب کا احترام کرتے ہیں۔

ان کی ایک اور صفت سے خاکسار بہت متاثر ہوا کہ وہ ہم سے بے حد ادب و احترام سے پیش آرہے تھے۔ حالانکہ ہماری عمر اور حیثیت ان کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی۔ وہ نہ صرف مرکزی سطح پر جماعت کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ بلکہ سرکاری ملازمت میں ایک بڑے اعلیٰ عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ اس کے باوجود ان میں انکساری بے حد تھی۔ چائے نہایت پر تکلف پلائی اور دوران گفتگو بار بار بسکٹ اور دیگر اشیاء کی پلیٹیں ہمارے سامنے اپنے ہاتھوں سے لاتے اور فرماتے کہ باتوں کے ساتھ کچھ ان کا بھی لحاظ کریں گفتگو بھی بلا تکلف کرتے تھے طبیعت میں مزاح کا پہلو بھی تھا۔ اس ساری گفتگو میں برابر دلچسپی کو قائم رکھا۔ اور درمیان میں کبھی کبھی دلچسپی قائم رکھنے کے لئے پر لطف باتیں شامل کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور بلندیٔ درجات سے نوازے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

یہ کہنا شروع کیا۔ کہ اس جیسا تماشا انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس پر ایک ہجوم تماشا دیکھنے کے لئے دوڑ پڑا۔ اور اس طرح اس شخص کو کافی آمد ہو گئی۔ پس دنیا میں اس قسم کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اپنی ذلّت چھپانے کے لئے طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنی بیوقوفی میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی باتیں بنانے کی وجہ سے ان کی عزّت تو رہ جاتی ہے لیکن دین کے کاموں میں رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اصل علاج یہ تھا کہ وہ توبہ کرتے اور کہتے۔ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے وقف کو برداشت نہیں کر سکے لیکن اگر کوئی اپنے پروپیگنڈہ کی وجہ سے دوسروں کو بددل کرے گا تو خدا تعالیٰ کے سامنے وہ کیا کہے گا کہ مَیں تو وقف سے بھاگا تھا۔ لیکن مَیں نے دوسروں کو بھی زندگیاں وقف نہیں کرنے دیں۔ اور سپاہیوں سے تیرا دین خالی ہو گیا۔ پس واقفین میں سے ہر ایک کو سمجھنا چاہیئے کہ اس کا معاملہ خدا سے ہے۔ اگر وہ کوئی کوتاہی کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ بلکہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔"

(خطاب فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۵۶ء)

حضرت فضل عمر نے فرمایا ہے:

"...... پس اپنے عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو اسی قدر تم خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ گے۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ قربانی کر کے خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کریں۔"

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرید احمد بدر

مادہ اور توانائی

ایک انسان جب اپنے ارگرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ کس چیز سے بنی ہیں تو بعض چیزوں کو وہ کہتا ہے کہ لکڑی ہے۔ بعض لوہے سے۔ پتھر سے اور مختلف دھاتوں سے وغیرہ۔ غرض ہر چیز پر غور کرنے سے اُسے ایک جواب ملتا ہے۔ اور وہ اس جواب پر مطمئن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عام زندگی میں اُسے ان چیزوں کے بارے میں اتنا ہی جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جب بات کو آگے بڑھایا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ لکڑی، پتھر اور لوہا وغیرہ کس چیز سے بنے ہوئے ہیں؟ تو جواب ملتا ہے کہ مالیکیولوں یا ایٹموں سے اور اگر یہی سوال جاندار اشیاء کے بارے میں ہو تو جواب ملتا ہے کہ سیلوں سے مل کر۔ لیکن ایک سیل بھی مالیکیولوں یا ایٹموں سے ہی مل کر بنا ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ اس دنیا کی تمام جاندار اور بے جان اشیاء بنیادی طور پر ایٹموں سے مل کر بنی ہیں۔ فزکس میں ایسی تمام اشیاء جو ایٹموں سے مل کر بنی ہوتی ہیں کیلئے مادہ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یعنی تمام اشیاء "مادی" ہیں۔

دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں بشمول انسان بعض چیزیں ایسی ہیں جن میں اہلیت ہے کہ وہ کام کر سکیں اور بعض ایسی ہیں جن میں اس بات کی اہلیت ہے کہ اُن سے کام لیا جاسکے۔ فزکس میں اس اہلیت کیلئے توانائی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب اس دنیا پر مزید غور کیا جائے تو انسان کہہ سکتا ہے کہ یہ دنیا اصل میں "مادہ" اور "توانائی" ہی ہے (میں اس جگہ فی الحال روح کا ذکر نہیں کر رہا) اور باقی تمام چیزیں اسکی ذیل میں آجاتی ہیں۔

اب ہم بات کو مزید آگے بڑھاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ایٹم کس چیز سے بنے ہوئے ہیں؟ تو اس کا جواب ہے کہ بعض بنیادی ذرات سے مثلاً الیکٹرون۔ پروٹان۔ نیوٹران وغیرہ سے اور پھر اسی سوال کے مطابق یہ تمام ذرات کس سے بنے ہوئے ہیں؟ تو اس کا جواب فزکس یا سائنس نہیں دیتی یعنی یہاں پر آکر سائنس بے بس ہو جاتی ہے اور یہ ہے سائنس کی باقی بہت ساری حدود میں سے ایک حد۔ اب اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ الیکٹرون وغیرہ کسی چیز جسکا نام ہم ایکس (X) رکھتے ہیں سے بنے ہوئے ہیں تو یہ سوال پھر بھی باقی رہے گا کہ X (ایکس) کس چیز سے بنا ہوا ہے؟ اور اُسکی کیا خصوصیات ہیں؟ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہم کبھی بھی "مادہ" کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے لیکن اس کے باوجود ہم اس کے وجود کو مانتے ہیں اور یہاں سے پتہ لگتا ہے کہ کسی چیز کی اگر حقیقت کا علم نہ بھی ہو تو اُس کے "وجود" کو ماننا پڑتا ہے بشرطیکہ اُس کے خواص کا علم ہو اور یہی بات حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو) نے "ہستی باری تعالیٰ" میں بیان فرمائی ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی حقیقت مخفی رکھی ہے اس لئے ہر چیز کی حقیقت کو بھی اُس نے مخفی کر دیا ہے تاکہ یہ اعتراض ہی نہ رہے کہ چونکہ ہمیں خدا تعالیٰ کی حقیقت کا علم نہیں۔ اسلئے ہم اسے نہیں مانتے اور چونکہ مادہ کے وجود پر ہم یقین اُس کے "خواص" سے رکھتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ پر بھی یقین ہم اُسکی "صفات" سے رکھتے ہیں جو ہمیشہ سے جاری و ساری ہیں اور انہیں صفات کا ایک مظہر مادہ اور توانائی ہے

اب ہم غور کرتے ہیں کہ "توانائی کیا ہے؟" توانائی کی بہت سی شکلیں ہیں لیکن تمام شکلوں کا احساس مادہ کے حوالہ سے ہی ہوتا ہے۔ اور چونکہ مادہ کی حقیقت کا علم نہیں۔ اسلئے توانائی کی حقیقت کا بھی کوئی علم نہیں ہے یعنی توانائی کی کُنہ کو بھی ہم نہیں جانتے۔ اب جیسا کہ پیچھے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ تمام کائنات اپنی ابتدائی حالت میں "مادہ" اور "توانائی" ہے۔ اور ابھی ثابت ہوا ہے کہ دونوں کی حقیقت کو ہم نہیں جانتے۔ دوسرے لفظوں میں ہم اپنی حقیقت کو نہیں جانتے یا ہماری کوئی حقیقت نہیں۔ ہمارا آغاز مادہ اور توانائی اور انجام بھی مادہ اور توانائی اور جس سے آغاز ہوا اور جس پر انجام ہوا دونوں کی حقیقت کا بھی علم نہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو انسان کی انا کو کچل کے رکھ دیتی ہے اور اس سٹیج پر انسان کی فطرت صحیحہ کچھ سوالات اٹھاتی ہے کہ آخر میں کیا ہوں؟ میں کیوں پیدا ہوا ہوں یا کیا گیا ہوں؟ اور پھر میں کیوں مر جاؤں گا؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوالات ہر انسان کے ذہن میں اٹھتے ہیں چاہے وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی بشرطیکہ وہ غور کرے کیونکہ فطرت صحیحہ ہر انسان کو ملی ہوتی ہے۔ ان سوالات کے جوابات ہمیں ایک سچا مذہب ہی فراہم کرتا ہے اور سچا مذہب وہی ہے جو انسان کو خدا سے ملا دے کوئی سائنس اور کوئی لادینی فلسفہ ان سوالات کے جوابات فراہم نہیں کرتا۔ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں کہ

"فلسفی اور نبی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کہتا ہے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ نبی کہتا ہے خدا ہے فلسفی کہتا ہے کہ دلائل ایسے موجود ہیں کہ خدا کا وجود ضرور ہونا چاہیئے نبی کہتا ہے کہ میں نے خود خدا سے کلام کیا ہے اور مجھے اُس نے بھیجا ہے اور میں اُسکی طرف سے اُس کو دیکھ کر آیا ہوں۔"

(ملفوظات جلد دوئم صـ ۳۳۹)

اب ہم مادہ اور توانائی کے کچھ اور پہلوؤں کو لیں گے۔ شروع میں تمام چیزوں کی ابتدائی حالت مادہ اور توانائی تھی اُس مادہ میں نہ رنگت تھی نہ ذائقہ نہ ہی بو اور نہ ہی زندگی تھی جسکو ہم جانتے ہیں اس لئے اُس میں جذبات اور صفات بھی نہیں تھیں۔ مثلاً وہ مادہ "رحم" کا اظہار نہیں کرتا تھا اور نہ اُس میں خوشی۔ غمی اور محبت وغیرہ کے جذبات تھے تو بعد میں مختلف مراحل سے گزر کر اور لمبے ارتقائی عمل کے بعد ان کا وجود ہوا ہے اور یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں بہت عظیم الشان بات ہے کیونکہ انسانی عقل اگر صرف یہ جانتی ہو کہ ہاں یہ توانائی ہے اور یہ مادہ ہے تو یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کر سکتی کہ یہی مادہ اور توانائی آئندہ ایسی ایسی شکلیں اختیار کریں گے جن میں رنگت۔ بو۔ ذائقہ اور زندگی آجائے گی اور نہ ہی اُس وقت انسانی عقل اُن قوانین کو تجویز کر سکتی تھی جن کے تحت مادہ اور توانائی نے یہ شکلیں اختیار کی ہیں۔ سائنس میں اس قسم کے تجربات تو ہو چکے ہیں جن کے نتیجے میں "مادہ" میں توانائی کے ذریعے تغیرات لاکر رنگ بو اور ذائقہ کو پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن مادہ میں جذبات اور صفات وغیرہ لانے کا تجربہ نہیں ہوا یعنی بے جان مادہ اور توانائی سے زندگی لانے کا تجربہ نہیں ہوا اور نہ ہو سکے گا۔ دوسری طرف جب ہم بیالوجی کا نقطہ نظر دیکھتے ہیں تو یہ اس بات کو تو بیان کرتی ہے کہ جانداروں میں فلاں عضو (ORGAN) کیا کام کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے؟ لیکن بیالوجی اس بات کو بیان نہیں کرتی کہ انسانوں میں "رحم" یا "محبت" وغیرہ کا تعلق کس عضو سے ہے؟ ایک انسان جو صرف سیلوں سے مل کر بنا ہوتا ہے۔ ایسے سیلوں سے جن میں بائیالوجی کے مطابق جذبات اور صفات نہیں ہوتے تو پھر اُس میں یہ تمام چیزیں کہاں سے آگئیں اور ان کا تعلق کس چیز سے ہے؟ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ بیالوجی جن چیزوں کا تذکرہ جانداروں کیلئے کرتی ہے

اُس کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے جو اُن خصوصیات کی ذمہ دار ہے جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اور وہ چیز "روح" ہے اور اگر ان خصوصیات میں کوئی خرابی واقع ہو جائے تو کوئی میڈیکل سائنس اس کا علاج نہیں کر سکتی آپ نے کبھی کسی ڈاکٹر کو "بے رحمی" کا علاج کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔ آپ نے کبھی کسی ایسی دوا کا نام نہیں سنا ہوگا۔ جو "نفرت" کو ختم کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہو۔ اس کا علاج صرف مذہب کے پاس ہے اور مذہب اور خدا لازم و ملزوم ہیں۔ بہر حال "روح" کے وجود کو تسلیم کرنے کے بعد جاندار اشیاء کا جو عمومی کلیہ ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

جاندار = روح + مادہ + توانائی

اب میں آخر پر مادہ اور توانائی کا ایک اور پہلو لیتا ہوں۔ جو مادہ اور توانائی ابتدا میں تھی اس میں شعور نہیں تھا۔ اُس میں طاقت نہیں تھی کہ اپنے اندر خود بخود تغیرات پیدا کرے اُس میں اہلیت نہیں تھی کہ اُن قوانین کو جاری کرنے جن کے تابع اُس نے آگے جاکر کہکشاؤں کا روپ دھارنا تھا۔ زندگی کو جنم دینا تھا۔ ضروریات زندگی کو پیدا کرنا تھا۔ آپ اپنی زمین ہی کے حوالہ سے سوچیں کہ یہ ابتدا میں کیا تھی۔ اسکی مٹی۔ پانی، کرہ ہوائی۔ اسکی فصلیں اگانے کی اہلیت اور اس پر پودوں اور جانوروں کا وجود یہ سب اُسی مادہ اور توانائی ہی کی کئی شکلیں ہیں اور کوئی عقل تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایک بے جان مادہ اور توانائی جس میں کوئی شعور نہیں ایسا زبردست نظام قائم کر سکے یا بن جائے بغیر کسی وجہ کے۔ اگر یہ اتفاق ہے تو پھر اس میں کاملیت کیوں ہے؟ کیا ہم نظام شمسی میں کوئی نقص نکال سکتے ہیں۔ کیا ہماری عقلیں نظام شمسی کے موجودہ نظام سے کوئی بہتر نظام پیش کر سکتی ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں "قوانین قدرت" کے تابع رہ کر کرتے ہیں۔ چنانچہ جتنا بھی غور کریں اس مرکزی نقطہ کی طرف آتے جائیں گے کہ "خدا ہے" اور ہم اپنے مقصدِ حیات کو خدا تعالیٰ ہی کے حوالے سے متعین کر سکتے ہیں۔ ورنہ مادہ کا کیا مقام اور توانائی کا کیا مقام۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

سے بڑھتا ہے۔ مگر لدنی علم ذہانت سے بڑھتا ہے۔ جس طرح ذہین آدمی اگلے شخص کی ہر بات سے صحیح نتیجہ نکالتا ہے اسی طرح جس شخص کا ذہانت کے بعد علم لدنی بڑھنے لگتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اس کی منشاء کو اس کی صفات سے پہچان جاتا ہے وہ زمین کو دیکھ کر وہ آسمان پر نظر دوڑا کر وہ پہاڑوں کی طرف نگاہ اٹھا کر، وہ ذرے ذرے اور پات پات کو دیکھ کر فوراً تاڑ جاتا ہے الٰہی منشاء کیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ قبول ہونے لگتی ہیں اور گو خدا تعالیٰ کے لئے تو اس لفظ کا استعمال مناسب نہیں مگر انسانی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مزاج دان ہو جاتا ہے۔ جس طرح وہ شخص جو کسی دوسرے کا مزاج دان ہوتا ہے۔ اس سے بہت جلد اپنی بات منوا لیتا ہے اسی طرح یہ بھی خدا تعالیٰ کا مزاج دان ہو جانے کی وجہ سے اس سے وہ باتیں منوا لیتا ہے جو دوسرے لوگ منوا نہیں سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

عزیزہ انیقہ بانو صاحبہ دختر مکرم قریشی طفیل احمد صاحب ڈیرووال ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم احمد حسنی صاحب آف جرمنی ولد مکرم محمد صدیق صاحب بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے ۱۲ فروری ۱۹۹۲ء کو بمقام سیالکوٹ پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا جہاں مکرم شاہ صاحب موصوف نے ہی دُعا کرائی۔

احباب اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دُعا

مکرم محمود احمد صاحب صدیقی کارکن الفضل چند ہفتوں سے علیل ہیں اب طبیعت قدرے بہتر ہے کمزوری باقی ہے۔

○ عزیزہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحفیظ صاحب مکڑوال کچھ عرصہ سے درد معدہ سے علیل ہیں۔

○ عزیزہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ رانا محمد اختر صاحب کا پچھلے دنوں لاہور میں کامیاب اپریشن ہوا تھا۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم حافظ محمد الیاس صاحب (نابینا) پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ عزیز آصف احمد سیف ابن مکرم خورشید احمد خان صاحب یاروو الا اسہال کی بیماری میں مبتلا ہے۔

○ مکرم حفیظ الرحمٰن خان صاحب سخت بیمار ہیں۔

○ عزیزم مبین احمد ابن محمد حسین شاہد صاحب کو چوٹ لگنے سے سر پر سخت چوٹ آئی ہے اور تین ٹانکے لگے ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحۂ ارتحال

مکرم سید محمد ناصر شاہ صاحب پسر حضرت سید محمد سرور شاہ گھنڈی ہیراں مظفر آباد آزاد کشمیر میں انتقال فرما گئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

○ مکرم میاں محمد بشیر صاحب ریٹائرڈ جنرل پوسٹ ماسٹر فیصل آباد کے صاحبزادے میاں محمد نصیر صاحب کینیڈا کے اجتماع انصاراللہ میں والی بال کے مقابلے میں حصہ لیتے ہوئے اچانک بیمار ہوئے اور ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کا جنازہ ۲۲ فروری ۹۲ء بروز ہفتہ ان کے بھائی محمد سلیم صاحب لے کر ربوہ پہنچے نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔

○ مکرم سید ریاض احمد شاہ صاحب ابن سید زمان شاہ صاحب ۱۶ اور ۱۷ فروری کی درمیانی شب اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔ اگلے روز ان کی نماز جنازہ احمدیہ قبرستان میں امیر جماعت جہلم مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب نے پڑھائی بعد ازاں وہیں پر تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

اعلان دارالقضاء

(نسیم اختر صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ نظام الدین صاحب)

محترمہ نسیم اختر صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم نظام الدین صاحب سکنہ چک نمبر ۹۶ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا مکان نمبر ۱۸/۲۳ دارالرحمت وسطی ربوہ اُن کی بیوہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے

۱۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرم نثار احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث/غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل دو موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں

۱۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مولوی نجم الدین صاحب وصیت نمبر ۹۱۹۶ قوم قریشی ساکن کورووال ضلع سیالکوٹ۔

۲۔ محترمہ محمد بی بی صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر عبدالخالق صاحب وصیت نمبر ۹۲۹۹ مدرس مڈل سکول ملکہ ہانس ضلع ساہیوال

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد گھڑی دفاتر انجمن احمدیہ کے سامنے سے ملی ہے۔ جسکی ہو دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

بازیافتہ رقم

۲ فروری ۹۲ء کو پرائیویٹ احاطہ دارالصدر شرقی ربوہ سے نقد رقم ملی ہے۔ جن کی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

عبدالکریم۔ محافظ خاص

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۵۱ میں امۃ العزیز مبشرہ بنت چوہدری غلام مجتبےٰ قوم جھمٹ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۱-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں لاکٹ وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۲۸۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امۃ العزیز مبشرہ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وصیت نمبر ۱۵۱۰۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام مجتبےٰ والد موصیہ

مسل نمبر ۲۸۳۵۲ میں عطیۃ الرحمٰن بنت چوہدری غلام مجتبےٰ صاحب قوم جٹ جھمٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۶½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۱-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطیۃ الرحمٰن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وصیت نمبر ۱۵۱۰۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام مجتبےٰ والد موصیہ۔

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہے اور موصی کیلئے ضروری ہو گا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت اور مہلت حاصل کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سزائے موت معاف کرنے کے بارے میں صدر کے اختیارات ختم کرنیکے بارے میں لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیلوں کی سماعت کے بعد سپریم کورٹ نے فیصلہ محفوظ کر لیا۔ تاہم سپریم کورٹ نے فیصلہ کے سنائے جانے تک سزائے موت پانے والے اپیل کنندگان کی سزائے موت کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سندھ اسمبلی میں پیپلز پارٹی کی اکثریت کو طاقت سے نہیں دبایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا عوام کے غیظ و غضب سے صدر اسحق اور دوسرے حکمرانوں کو کوئی نہیں بچا سکتا

○ خارجہ امور کے وزیر مملکت محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ شملہ معاہدہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں اٹھانے سے نہیں روک سکتا۔

○ ہاتھ سے بنے ہوئے قالینوں کی نمائش کے افتتاح پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ غربت کی سطح سے نیچے کی زندگی ہمارے عوام کا مقدر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ صنعتی ترقی جدید ٹیکنالوجی کے بغیر ممکن نہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ افغان مجاہدین میں اتحاد نہ ہونے سے بہت نقصان پہنچے گا۔ تاہم مجھے امید ہے کہ متفقہ حل کی کوششیں کی جا رہی ہیں وہ ضرور کامیاب ہونگی۔

○ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان نے صدر کے خطاب پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدارتی نظام رائج کیا جا رہا ہے۔ ملک میں کوئی شخص محفوظ نہیں۔

○ وفاقی حکومت نے پولیس اصلاحات تنظیم نو اور امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے کے لئے صوبائی حکومتوں کی متفقہ طور پر منظور کردہ سفارشات پر عمل در آمد کے لئے مطلوبہ رقم فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور صرف ان ۱۳ سفارشات پر عملدر آمد کی منظوری دے دی ہے جن کے لئے رقم کی ضرورت نہیں

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کے بارے میں ہمارا موقف اب بھی تبدیل نہیں ہوا۔

○ بگ سٹی الاؤنس کی تحریک کے سلسلے میں سیالکوٹ میں ملازمین کی ہڑتال ۱۲ ویں روز میں داخل ہو گئی ہے۔ غلاظت اور گندگی کے ڈھیر لگ گئے ہیں بیماریوں کے پھوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پانی اور بجلی کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے۔ صنعتی ادارے بھی بند ہو گئے ہیں۔ تحریک میں محکمہ ٹیلیفون نے بھی شامل ہونے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ پنجاب الیکشن ٹریبونل نے نواز شریف کے خلاف انتخابی عذر داری کی سماعت شروع کر دی ہے۔ عذر داری ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان نے دائر کی ہے۔

○ سروسز کو آپریٹو کریڈٹ کارپوریشن اور دیگر کو آپریٹو اداروں کے کھاتہ داروں نے صدر راولپنڈی میں حکومت اور کو آپریٹو مالکان کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ جمیعت علمائے اسلام نے کہا ہے کہ اسلامی نظام نافذ ہونے تک یہاں فتنے جنم لیتے ہی رہے گے۔ اور صرف عادلانہ نظام سے ان فتنوں کی سرکوبی ہو سکتی ہے

○ پی۔ ڈی۔ اے کے رہنما خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کی خاطر اسرائیل کو تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عرب تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی سفارتی تعلقات قائم کر لینے چاہئیں۔

○ سپریم کورٹ کے جج جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ سزاؤں میں تخفیف کے بارے میں وقتاً فوقتاً کی جانے والی آئینی ترامیم ملکی آئین کی روح کے منافی ہیں۔ اور کئی اضافوں اور ترامیم نے آئین کی ورکنگ مشکل بنا دی ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میرے کوئی سیاسی عزائم نہیں۔ میں اگر اقتدار کا خواہشمند ہوتا تو اس کے لئے کئی مواقع ملے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فرینڈز غیر سرکاری اور غیر سیاسی تنظیم ہے۔

○ پشاور کے نزدیک کوہاٹ روڈ پر ڈاکوؤں اور پولیس کے درمیان فائرنگ کے دوران ۲ شہری ہلاک ہو گئے۔ جس پر عوام سراپا احتجاج بن گئے اور سرکاری عمارتوں، تھانے اور پولیس پر پتھراؤ کیا اور ٹائر جلا کر سڑک بند کر دی۔

○ ترنڈہ محمد پناہ کے قریب کار نہر میں جا گری اور اس میں سوار چار افراد ہلاک ہو گئے۔

○ پشاور صدر مال روڈ پر دن دیہاڑے چار افغان مہاجرین نے ایک خاتون کو اس کی کار سمیت اغوا کر لیا۔

○ کراچی میں بعض مسلح نقاب پوشوں نے پاکستان سٹیل ملز کی ایک وین کو آگ لگا دی اور فرار ہو گئے۔

○ جھنگ پولیس نے مولانا ایثار الحق قاسمی کی بیوہ کے گھر چھاپہ مارا اور چادر چاردیواری کے تقدس کو پامال کیا۔ اور خواتین سے بدکلامی کی گئی۔

○ چیمپیئنز ٹرافی کے ایک اہم سنسنی خیز مقابلے میں جرمنی کی ٹیم نے پاکستان کو سخت مقابلے کے بعد ۳ کے مقابلے میں ۴ گول سے شکست دے دی۔ اس طرح اب فائنل جرمنی اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا جائے گا۔

○ ۱۹۹۲ء کے عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں جنوبی افریقہ نے موجودہ چیمپیئن آسٹریلیا کے خلاف ۹ وکٹوں سے کامیابی حاصل کر لی۔

○ چیمپیئنز ٹرافی ورلڈ ہاکی ٹورنامنٹ میں آسٹریلیا نے فرانس کو ایک کے مقابلے میں نو گولوں سے شکست دیدی۔

غیر ملکی خبریں

○ ایرانی وزیر خارجہ کی کوششوں سے نگورنو کارا باخ کے تنازعہ پر آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان ہونے والی جنگ بند ہو گئی ہے اور دونوں ملک پُر امن طور پر اس مسئلہ کو حل کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

○ عراق طویل مدت تک اپنی دفاعی تنصیبات کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ عراقی وزیر خارجہ نے تجویز پیش کی ہے کہ ہتھیاروں کو تباہ کرنے والی اقوام متحدہ کی ٹیم پہلے ہمارے ساتھ باقاعدہ بات چیت کرے۔

احمدی جنتری ۱۹۹۲ء

معلوماتی سیریز

صفحات ۶۰ قیمت ۱۰/-

شیخ عبد الماجد۔ مکان ۱۰۴

احمد شاہ سٹریٹ۔ پنج پیر روڈ۔ نیو مزنگ۔ لاہور۔

کول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

قطعہ اراضی برائے فروخت

ایک قطعہ اراضی جو برلب ربوہ سرگودھا روڈ اور ربوہ کی بیرونی چونگی سے صرف ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر سوئی گیس اور پختہ سڑک کے درمیان واقع ہے برائے فروخت ہے چھ کنال سے ۲۰ کنال تک کسی بھی مقدار میں خریدا جا سکتا ہے۔

رابطہ کے لئے

عبد القدوس مغنی معرفت سادات اینٹ سروس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون : ۷۲۹

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

(رجسٹرڈ) ● بے اولاد ● نرینہ اولاد سے محروم ● اٹھرا ● بچوں کا سوکھا پن

● گوجرانوالہ فون ۰۴۳۱ ۲۱۹۰۶۵ / ۲۱۸۵۳۴ ● ربوہ فون ۹۰۶ - ۰۴۵۲۴ ● لاہور ● اسلام آباد ● قلعہ کالروالا ● ملتان ● کراچی